جائیداد سے عاق کرنے پر اولاد کا حصہ ختم ہو جائے گا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Faj -7532 تاریخ: 13-01-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص کا انتقال ہو گیا ہے، اس نے اپنے بیٹے کو عاق کر دیا تھا، تو کیا اسے مرحوم کی جائیداد سے حصہ ملے گا؟ اور ان کے بیٹے نے پسند کی شادی کرلی ہو، تو کیا پسند کی شادی کرنے کے سبب وہ اپنے والد کی جائیداد سے محروم ہو جائے گا؟ نیز کیا اس شخص کے انتقال کے بعد ان کے کل مال کی مالک ان کی زوجہ ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

وارث کا پسند کی شادی کے سبب جائیداد سے محروم ہونا، یا والد کے عاق کر دینے سے جائیداد سے محروم ہونا، شرعاً یہ دونوں چیزیں کسی کو جائیداد سے محروم کرنے کا سبب نہیں کہ قوانینِ شرعیہ کی رو سے چار چیزیں جائیداد سے محروم کرنے کا سبب بنتی ہیں: غلام ہونا، مورث کو ناحق قتل کرنا، دِین کا مختلف ہونا اور وطن کا مختلف ہونا۔ جیسے حربی کافر جو دار الحرب میں مرا، اس کا ذمی کافر بیٹا جو دار الاسلام میں رہتا ہو، مرنے والے حربی کافر کا وارث نہیں ہو گا۔ اور ان چار چیزوں میں سے مذکورہ دونوں اسباب نہیں، لہذا اس شخص کا بیٹا پسند کی شادی کرنے کے سبب یا ان کے اسے عاق کر دینے کے سبب ان کی جائیداد سے محروم نہیں۔

عربی زبان میں عاق ایسی اولاد کو کہتے ہیں جو ماں یا باپ کو تکلیف دے یا ناحق ناراض کرے، تو جو ماں یا باپ کا نافرمان ہے، وہ عاق ہے، اگرچہ ماں باپ نے اسے عاق نہ کیا ہو اور ماں باپ کا نافرمان دنیا میں

ذلت ورسوائی اور آخرت میں جہنم کے عذاب کا سزاوار ہے۔ اور اگر کوئی ماں باپ کا مطیع و فرمانبردار ہے، تو وہ ہرگز عاق نہیں۔ ایسی اولاد کو ماں یا باپ لاکھ عاق کہیں یا لکھیں، یہ عاق نہیں۔ اور عوام نے جو یہ سمجھ رکھا ہے کہ والد یا والدہ کے اپنی اولاد میں سے کسی بیٹے یا بیٹی کو عاق کہنے یا عاق لکھنے سے وہ ان کی جائیداد سے ان کے مرنے کے بعد محروم ہو جائیں گے، یہ بے اصل و باطل ہے، لہٰذا ایسی اولاد جسے ان کے ماں یا باپ نے اپنی جائیداد سے عاق کر دیا، ان کے مرنے کے بعد ان کی میراث سے حصہ پائے گی کہ رب کائنات نے میراث میں اولاد کا حق اپنی سچی کتاب قرآنِ پاک میں بیان فرمایا ہے، جو ساری دنیا خواہ والدین کے عاق کہنے یا لکھنے سے ختم نہیں ہو سکتا۔

نیز کسی شخص کے انتقال کر جانے سے اس کے کل مال کی مالک اس کی بیوہ نہیں ہو جاتی، بلکہ بحکمِ قرآن اولاد ہونے کی صورت میں اپنے شوہر کے مال کے آٹھویں حصے کی مالک ہوتی ہے، اور باقی مال کے مالک قرآن و سنت میں بیان کیے گئے دیگر ورثاء ہوتے ہیں۔

اولاد کی موجودگی میں بیوہ کے حصے کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَاِنۡ كَانَ لَكُمۡ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ﴾ ترجمہ کنزالایمان: ”پھر اگر تمہارے اولاد ہو، تو ان کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں۔“

(سورۃالنساء، پارہ4، آیت12)

رب کائنات عزوجل اولاد کے حصے کے متعلق فرماتا ہے: ﴿یُوۡصِیۡكُمُ اللّٰهُ فِیۡۤ اَوۡلَادِكُمۡ لِلذَّكَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَیَیۡنِ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں، بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں برابر ہے۔ **(سورۃالنساء، پارہ4، آیت11)**

وراثت سے محروم کرنے والی چیزیں چار ہیں، فتاوی عالمگیری میں ہے: ”الرق یمنع الإرث، القاتل بغیر حق لا یرث من المقتول، واختلاف الدین أیضا یمنع الإرث واختلاف الدارین یمنع الإرث، کذا في التبیین ولکن ھذا الحکم في حق أھل الکفر لا في حق المسلمین، ملتقطا“ ترجمہ: غلام ہونا وراثت سے مانع ہے، ناحق قتل کرنے والا مقتول کا وارث نہیں ہو گا، دِین کا مختلف ہونا بھی وارث ہونے سے مانع ہے،

اور وطن کا مختلف ہونا بھی وارث ہونے سے مانع ہے(یہاں وطن کے اختلاف سے دار الحرب اور دارالاسلام کا اختلاف مراد ہے)اسی طرح تبیین میں ہے، لیکن یہ حکم (یعنی وطن کے مختلف ہونے سے وارث نہ بننا) کفار کے ساتھ خاص ہے مسلمانوں کے لیے نہیں۔

(فتاوی عالمگیری، جلد6، صفحہ454، مطبوعہ کوئٹہ)

والدین کو ستانا، ان کا دل دُکھانا کبیرہ گناہ ہے، بخاری شریف میں ہے: ”عن عبد الرحمن بن أبی بكرة عن أبيه رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم ألا أنبئكم بأكبر الكبائر قلنا بلى يا رسول اللہ قال الإشراک باللہ وعقوق الوالدين وكان متكأ فجلس فقال ألا وقول الزور وشهادة الزور ألا وقول الزور وشهادة الزور فما زال يقولها حتى قلت لا يسكت“ترجمہ: حضرت عبد الرحمٰن بن ابو بکرۃ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں جو سب سے بڑے گناہ ہیں، ان کے بارے میں خبر نہ دوں؟ ہم نے عرض کی کیوں نہیں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم ٹیک لگائے ہوئے تھے پس بیٹھ گئے اور فرمایا اور جھوٹی بات اور جھوٹی بات کی گواہی دینا خبر دار اور جھوٹ بولنا اور جھوٹی بات کی گواہی دینا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم اس کی تکرار کرتے رہے، یہاں تک کہ میں نے کہا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم سکوت نہ فرمائیں گے۔

(صحیح البخاری، کتاب الادب، ج8، ص4، دارطوق النجاۃ)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں: ”عاق عربی میں وہ اولاد کہ ماں یاباپ کو آزار پہنچائے، ناحق ناراض کرے۔ اور جو شخص فی الواقع عاق ہو، تو اس کا اثر امور آخرت میں ہے کہ اگر اللہ عزوجل والدین کو راضی کرکے اس کا گناہ معاف نہ فرمائے، تو اس کی سزا جہنم ہے، والعیاذ باللہ، مگر میراث پر اس سے کوئی اثر نہیں پڑتا، نہ والدین کا لکھ دینا کہ ہماری اولاد میں فلاں شخص عاق ہے۔ ہمارا ترکہ اسے نہ پہنچے، اصلاً وجہ محرومی ہو سکتا ہے کہ اولاد کا حق میراث قرآن عظیم

نے مقرر فرمایاہے۔ وقال اللہ تعالیٰ ﴿ یُوۡصِیۡکُمُ اللّٰہُ فِیۡۤ اَوۡلَادِکُمۡ لِلذَّکَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَیَیۡنِ ﴾ (ترجمہ کنزالایمان: اللہ تمہیں حکم دیتاہے تمہاری اولاد کے بارے میں بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں برابر ہے)۔

والدین خواہ تمام جہان میں کسی کا لکھا اللہ عزوجل کے لکھے پر غالب نہیں آسکتا، ولہذا تمام کتب فرائض وفقہ میں کسی نے اسے موانع ارث سے نہ گنا۔" ملتقطا۔

(فتاوی رضویه، جلد26، صفحه180،181رضافاؤنڈیشن، لاهور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد طارق عطاری مدنی

20جمادی الاولیٰ 1444ھ/13جنوری2023

الجواب صحیح

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے